© rasailojaraid.com

میمون و ہمایون و خجستہ مبارک باد بحرمت النبیؐ و آلہ الامجاد

از طرف خاکروب دارالعلوم حقانیہ مولانا قاضی محمد علی موضع سروڑی ضلع دیر

وفاقی مجلس شوریٰ میں تقریر | آپ کی تقریر جو آپ نے قانون شفعہ پہ کی تھی۔ آپ نے دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کیا۔ یہاں الحق کے پڑھنے والوں نے بہت ہی پسند کیا۔ ہم سب دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں سربلند اور ارفع رکھے۔ آمین ثم آمین۔ اور ایزد تعالیٰ آپ کے سینے کو علم سے بھرپور رکھے۔ تاکہ ہر باطل کے مقابلہ میں آپ کے پاس دلائل کا انبار ہو۔ تاکہ اہل باطل کو اچھی طرح شکست دے سکیں۔ بہت لوگوں کی توقعات آپ سے وابستہ ہیں اور انشاء اللہ آپ کو ہر مقام پر کامیابی ہوگی۔

مولانا عین الدین حقانی مدرس دارالعلوم ٹل ضلع کوہاٹ

بقیہ از ص ۲۷

شہادت ایکٹ کی دفعہ ۱۱۲ قانون کے انگریزی اصول پر مشتمل ہے۔ اور یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ وہ اپنے اطلاق سے محمڈن لاء کے قاعدے کو بدل سکتی ہے۔ یا اس پر غالب آسکتی ہے۔ (امیر علی، محمڈن لاء، لاہور۔ چھٹا ایڈیشن ۱۹۶۵ء، ص ۱۷۹)

راقم الحروف کی یہ پختہ رائے ہے کہ صحیح النسبی کا سوال شادی اور وراثت سے بڑا قریبی اور براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ مزید برآں ایسے معاملات کے محتاط تجربے سے جو بچے کی صحیح النسبی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ظاہر ہو گا کہ زیر نزاع معاملے کا انحصار لازمی طور پر یا تو والدین کی شادی کے جواز پر ہے یا اس حقیقت کے ثبوت پر کہ بچہ کا استقرار حمل اور پیدائش رشتہ ازدواج کی بقا کے دوران میں ہوئی۔ مزید برآں اس امر کی بھی کوئی جائز وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ حمل اور صحیح النسبی کے قواعد پر مستقل مسلم قانون کا اطلاق کیوں نہ ہو۔ خصوصاً جب کہ اقرار کا نظریہ، جو صحیح النسبی کے اسلامی قانون کا حصہ ہے۔ برصغیر پاکستان و ہند کی عدالتوں نے تسلیم کر لیا ہو۔

لہٰذا شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۱۲ کے قانونی اہتمامات کا اطلاق ان مقدمات پر نہیں ہونا چاہیئے جن میں دونوں فریق مسلمان ہوں یا بچے کا باپ مسلمان ہو۔

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

© rasailojaraid.com